خطباتِ سید محمود میاںؒ

(۷)

محمود الملة والدین شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحبؒ جامعہ مدنیہ جدید کی مسجد حامد میں جمعہ کا بیان فرمایا کرتے تھے جن کی ریکارڈنگ جامعہ کے استاذ مفتی محمد فہیم صاحب کرتے تھے، ان بیانات کی افادیت کے پیشِ نظر انہیں ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ حضرتؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچانے کا اہتمام کیا جارہا ہے اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

نبی علیہ السلام کی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت

﴿ افادات : شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ ﴾

عنوانات و نظرثانی : ڈاکٹر محمد امجد

(۱۲؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ / ۱۴؍ مارچ ۲۰۱۴ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

ہجرت کی تیاری :

جب جناب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ارادہ فرمایا تو آپ خاموشی سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو لے کر روانہ ہوئے، کفار کو اس بات کا پتہ چل گیا تھا اور یہ کفار رات کو نبی علیہ السلام کی رہائش گاہ کے اردگرد پہرے دیتے تھے کہ کہیں یہ نکل کر چلے نہ جائیں، اب انہیں جانے نہیں دینا ! بھئی تم انہیں پسند نہیں کرتے تو جانے تو دو، جانے بھی نہیں دینا، قتل کی سازشیں بھی کیں، خیر آپ اللہ کے بھروسہ پر نکلے اللہ کا نام لیا، وہی جو بڑے بڑے فرعون بیٹھے تھے ان پر تھوڑی دیر کے لیے ایسی غفلت اور نیند سی طاری ہوئی کہ آپ ان کے سامنے سے گزر گئے اور ان کو نظر بھی نہیں آئے ! ! ان کے بیچ سے گزرتے ہوئے آپ تشریف لے گئے اور پھر

آپ علیہ السلام اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ تین دن ایک قریبی غار (ثور) میں رہے ! !

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ایک صاحبزادے (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) تھے وہ بہت ہوشیار تھے وہ یہ کرتے تھے کہ دن میں مکہ مکرمہ میں نظر رکھتے تھے پوری طرح کہ کیا کیا سازشیں بن رہی ہیں ؟ اعلان ہو رہے ہیں کہ نبی علیہ السلام (اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو جو قتل کر کے لائے یا جو گرفتار کر کے لائے انہیں یہ (ہر ایک کے بدلہ میں ایک سو اُونٹ) انعام دیں گے ! یہ ساری خبریں سنتے تھے اور رات کے اندھیرے میں اسی پہاڑ پر جا کر رات نبی علیہ السلام کے ساتھ غار میں گزارتے تھے اور آپ کو دن بھر کی ساری رپورٹ دیتے تھے کہ یہ پروگرام بن رہا ہے اور صبح کو پھر اندھیرے ہی میں نکل کر مکہ آ کر ایسے پہنچ جاتے تھے کہ لوگ سمجھتے تھے رات یہیں گزاری ہے، باہر تو نہیں گئے، اس طرح وہ رپورٹ جا کر دیتے تھے ! !

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک آدمی (عامر بن فھیرہؓ جو آپ کے آزاد کردہ غلام تھے) کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی وہ شام کو اندھیرے کے وقت بکریاں لے کر غار کے قریب پہنچ جاتے تھے یہ بھی بڑے راز دار تھے، یہ نبی علیہ السلام کے پاس بکری کا تازہ دودھ لے کر پہنچتے تھے، یہ دو حضرات رات کو دودھ نوش فرماتے تھے اس طرح یہ منصوبہ بنا بڑی احتیاط کے ساتھ، پھر آپ تین دن بعد نکلے !

نبی علیہ السلام کی حفاظت کا غیبی انتظام :

آپ کا پیچھا ہوا، سراغ رساں آپ کا پیچھا کرتے ہوئے آئے کیونکہ جب اعلان ہو گیا تو وہ (سُراقہ بن جعشم) پہنچا اسے کسی طرح سے سن بن ہو گئی کہ کچھ لوگ گئے ہیں فلاں جگہ جا رہے ہیں تو گھوڑا دوڑا کر پہنچ گیا نبی علیہ السلام کے قریب اور وہاں پر تیر مارنے لگا تھا تو اس کا گھوڑا گر گیا اور سخت زمین میں دھنس گیا، اللہ کی طرف سے مدد ہوئی ! اس نے جب دیکھا کہ میرے ساتھ یہ ہو رہا ہے تو ڈرا نبی علیہ السلام سے کہنے لگا کہ آپ دعا کر دیں کہ میرا گھوڑا نکل جائے، اب میں کچھ نہیں کروں گا اور پوچھنے لگا کوئی کام ہو تو بتائیں ؟ کھانا پیش کیا حالانکہ کافر تھا کہنے لگا جب یہ چیزیں ہوئیں تو میں دل

میں سمجھ گیا کہ یہ تو غالب آکر ہی رہیں گے رعب پڑ گیا اس پر ! ورنہ وہ تو تیر لے کر آیا تھا، کئی دفعہ اس نے تیر نکالا بھی نبی علیہ السلام اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مارنے کے لیے ! !

لیکن نبی علیہ السلام نے شکریہ ادا کیا کچھ چیزیں لے لیں یہ فرمایا کہ بس تم چلے جاؤ اور کسی کو ادھر آنے مت دو ! اور وہ مسلمان نہیں تھا کافر تھا، جب جانے لگا تو اس کے دل میں یہ تھا کہ کبھی نہ کبھی یہ غالب آجائیں گے تو پھر میری خیر نہیں ہے ! تو چلتے وقت کہنے لگا مجھے کوئی امن کا پروانہ لکھ دیجیے ! ایک سرٹیفکیٹ دے دیں کہ ہم تجھے کبھی بھی کچھ نہیں کہیں گے ! ! ہوشیار تھا اسے پتہ چل گیا تھا کہ کبھی نہ کبھی یہ غالب آئیں گے تو میری گردن نہ ماری جائے گی اس لیے ابھی لکھوالو، سرٹیفکیٹ ہوگا تو اس وقت دکھادوں گا کہ دیکھو تمہارے نبی نے سرٹیفکیٹ مجھے دے رکھا ہے امان کا ! نبی علیہ السلام نے (عامر بن فہیرہؓ کو حکم دیا اور انہوں نے) چمڑے پر لکھ کر دے دیا، وہی وہ لے کر گیا، نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ بس کسی کو بھی ہمارا پتہ نہ بتانا ! وہ جہاں بھی جاتا راستے میں آنے والا جو بھی تعقب میں ملتا اس سے کہتا میں دیکھ آیا ہوں ادھر کچھ نہیں، دشمن کے ہی ہاتھوں اللہ نے حفاظت کروائی تو اس طرح جو آتا راستے میں اُسے وہ واپس لے جاتا ! !

نبی علیہ السلام کا مدینہ منورہ میں استقبال :

اُدھر مدینہ منورہ اطلاع ہو چکی تھی کہ رسول اللہ ﷺ روانہ ہو چکے ہیں کسی وقت بھی آجائیں گے وہ جوش میں مدینہ کے مسلمان اوس اور خزرج کے، حَرَّا کا ایک میدان ہے مدینہ منورہ کے باہر وہاں پر آکر کھڑے ہو جاتے تھے سارا دن صبح سے شام تک، کسی وقت تشریف لائیں گے تو آپ کا استقبال کرنے کے لیے جیسے لوگ ائیرپورٹ یا ریلوے اسٹیشن پر پہنچتے ہیں اس طرح وہ سب پہنچ جاتے تھے، کڑی دھوپ دوپہر کو ہوتی پھر واپس آتے مایوس ہو کر کہ ابھی تو تشریف نہیں لائے، اب فون تو تھے نہیں موبائل فون، وائرلیس وغیرہ اس زمانے میں، اس خیال میں پہنچتے تھے کہ اب آئے اور اب آئے، بے تابی تھی ان میں کہ اللہ کے رسول اس شہر میں آرہے ہیں رہنے کے لیے، ان کے لیے اس سے بڑی کیا چیز تھی ؟ ؟ ان کی بے تابی اور خوشی کا کوئی اندازنہیں کرسکتا ! پھر گئے اگلی صبح پھر نہیں آئے !

پھر گئے اگلے دن پھر نہیں آئے ! پھر دو پہر کو آ کر بیچارے لیٹ جاتے تھے گھروں میں ! !

صلحاء ، صلحاء کا استقبال کیسے کرتے ہیں ؟

ایک دفعہ ایسے ہی ہوا لیٹے ہیں آ کر تھک کر، تشریف نہیں لائے تو عین دو پہر کے وقت کوئی یہودی اپنے کسی مکان کے اوپر چڑھا تو اس کی نظر پڑی دور سے اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ آ رہے ہیں وہ ان کے حلیہ سے سمجھ گیا کہ مسلمان جس کے انتظار میں ہیں یہ وہی شخصیت آ رہی ہے تو اطلاع تو یہودیوں کو بھی تھی کہ ایسے آنا ہے تو وہ بڑی زور سے وہیں سے چیخا

یَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّکُمُ الَّذِیْ تَنْتَظِرُوْنَ [1] ''او مسلمانو ! تمہارے جو بزرگ آنے والے ہیں وہ آ گئے'' دور سے چِلّا رہا ہے ! بس مسلمانوں میں سے جس کے کان میں آواز پڑی ایک دم بستر سے اٹھے چارپائی سے اور ہتھیاروں کی طرف لپکے، انہوں نے فوراً ہتھیار اُٹھائے ! ! ہر وقت ہتھیار ساتھ رکھنا قبائل کا دستور رہے، کافر بھی رکھتے تھے، مسلمان بھی رکھتے تھے، یہ دستور ہے جیسے قبائل میں اب بھی ہے ہمارے ہاں صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) اور بلوچستان کے قبائل میں ہتھیار رکھنے کا رواج ہے چاہے دشمنی ہو یا نہ ہو، لڑائی ہو یا نہ ہو، ہتھیار ساتھ رکھیں گے ! اور یہ دستور یہاں بھی ہونا چاہیے، حکومت کو یہ کرنا چاہیے کہ ہر مسلمان کو بندوق کی، گولی کی اور چھوٹی موٹی لڑائی کی تربیت ہو، ہر مسلمان کو تربیت ہونی چاہیے اس کا رعب کافروں اور دشمنوں پر پڑتا ہے کہ یہ لوگ سارے لڑنا بھڑنا جانتے ہیں ان کے تو بچے بچے بھی لڑنا جانتے ہیں ! !

تو اب وہ فوراً نیزوں کی طرف تلواروں کی طرف لپکے کپڑا لپیٹا اور بے تحاشہ خوشی کے مارے حرا کی طرف دوڑے آ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں خبر پھیلی کہ وہ تشریف لائے ہیں، بہت خوشی سے جلوس میں لے کر اور خوشی کے نغمے اور ترانے پڑھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو لے کر آ رہے ہیں اور سارے خوشی سے سرشار ہیں اور ہر گلی محلے میں آواز آ رہی ہے جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ [1] اللہ کے رسول آ گئے ، اللہ کے رسول آ گئے ، بچہ بھی یہی کہہ رہا ہے ، بچیاں بھی یہی کہہ رہی ہیں ! !

---

[1] صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب هجرة النبی ﷺ رقم الحدیث ۳۹۰۵ ، ۳۹۰۶

اسلام کی سب سے پہلی مسجد کی تعمیر :

اب جب تشریف لائے یہاں تو راستے میں ایک گاؤں پڑتا ہے مدینہ منورہ سے ذرا پہلے اس کا نام تھا ''قبا'' اس گاؤں سے گزرے تو وہاں قبیلہ اوس کا ایک خاندان تھا عَمْرُو بِنْ عَوْف بڑا مقبول اور معروف خاندان عَمْرُو بِنْ عَوْف کے یہاں رک گئے ! انہوں نے روکا کہ یہاں ٹھہریے، آرام کیجیے پھر چلیں گے تو وہاں رک گئے ، کلثوم نام کے شخص جو تھے وہ اس خاندان کے سربراہ تھے عَمْرُو بِنْ عَوْف کے سربراہ کُلْثُوْمُ بِنْ هَدَمْ ہے، انہوں نے اپنے یہاں روکا وہیں ان کی زمین تھی میدان تھا جس میں وہ کھجوریں وغیرہ خشک کرتے تھے، سب سے پہلے وہاں پر نبی علیہ السلام رکے وہیں پر مسجد کا کام شروع ہوا اور مسجد کی بنیاد ڈالی گئی ! سب سے پہلی اینٹ اس کی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے رکھی، دوسری اینٹ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے رکھی، تیسری اینٹ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ نے رکھی، پھر باقی صحابہ نے رکھی، سب نے مل کر مسجد بنائی ! !

مسجد جیسی چیز کا راج مزدور اللہ کا رسول ہوتا ہے، یہ معمولی چیز نہیں ہے مسجد بنانا اس کا کام کرنا اور اس میں حصہ لینا، اسی میں نبی علیہ السلام بھی مزدوروں کی طرح لگے، صحابہ میں کوئی راج بن گیا کوئی مزدور، اینٹیں رکھیں، لپائی کی اور وہاں مسجد بنی، اسی میں نماز پڑھتے رہے، چودہ دن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ قبا میں ٹھہرے ابھی مدینہ منورہ تشریف نہیں لائے، قبا سے تین میل کے فاصلے پر مدینہ منورہ تھا، یہاں پر آپ نے چودہ دن قیام فرمایا اُدھر مدینہ منورہ میں انتظار تھا کہ تشریف لائیں گے !

مسلمانوں پر کفارِ مکہ کے مظالم :

اب چودہ دن کے بعد کیا ہوا ؟ ان شاء اللہ پھر بتائیں گے کہ کافروں نے کیا کیا ؟ اور لڑائی کی نوبت کیوں آئی ؟ نبی علیہ الصلوۃ و السلام نے تیرہ سال اُنگلی بھی نہیں ماری کسی کو، برداشت ہی کرتے رہے پھر یہاں آگئے تنگ آکر ! آنے بھی نہیں دیتے تھے، جو بھی گئے پیچھے ان کا تعقب کیا، یہ ان کا ظلم رہا غلاموں کو شہید کیا جو نبی عَلَيْهِ السَّلَامُ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے حضرت عمار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ کے والد غریب آدمی تھے انہیں شہید کیا، ان کی والدہ کو ان کی شرمگاہ میں ابوجہل نے

نیزہ مار کر شہید کر دیا، یہ وہاں ظلم کرتے تھے ! اور بہت سے ظلم ہیں جو بیان سے باہر ہیں، حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو آگ کے انگاروں پر لٹا دیا، ان کی کمر پر نشانات تھے جو ہمیشہ کے لیے رہے، کمر کے اندر چربی پگھلتی تھی تو انگارے بجھتے تھے پھر لٹاتے تھے گرم ریت پر یا انگاروں پر، اُمیہ لٹا کر مارتا تھا ظلم کرتا تھا اور وہ ''اَحَدٌ اَحَدٌ'' کہتے رہتے تھے ''اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے'' ! وہ مارتے، یہ کہتے اللہ ایک ہے ! بہرحال اس کے بعد پھر کیا ہوا ؟ وقت بھی ہوگیا ان شاء اللہ اگلے جمعہ بیان کریں گے، اللہ تعالیٰ عمل کی اور سمجھ کی توفیق عطا فرمائے ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے، کچھ طلباء اور کچھ ان کے عزیز واقارب بیمار ہیں اور کچھ وفات پا چکے ہیں دعا کریں، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، بیماروں کو شفا عطا فرمائے ! وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

۞ ۞ ۞

اہم اعلان

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب نور اللہ مرقدہ کی شخصیت و خدمات پر انوار مدینہ کی ایک خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے جس میں معاصرین، تلامذہ، متعلقین و محبین حضرات کے تاثرات بھی شامل ہوں گے ! جو حضرات اپنے مضامین و مقالات، تاثرات، تعزیتی پیغامات یا منظوم کلام ارسال فرمانا چاہیں، جلد از جلد درج ذیل پتے ، ای میل یا واٹس ایپ نمبر پر ارسال فرما دیں علاوہ ازیں اگر کسی کے پاس شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ کے ہاتھ کا لکھا ہوا مکتوب یا تحریر موجود ہو تو اسے بھی ارسال فرما دیں ! جو حضرات اپنے تاثرات زبانی بتانا چاہیں، وہ اپنے نام، پتے اور مکمل تعارف کے ساتھ درج ذیل نمبر پر صوتی پیغام (وائس میسج) بھی ارسال فرما سکتے ہیں اگر مضمون، مقالہ، مکتوب یا تاثرات کمپوز شدہ ہوں تو ان کی کمپیوٹر فائل بھی ای میل یا واٹس ایپ فرما دیں تو نوازش اور ادارے کے ساتھ دوہرا تعاون ہوگا

رابطہ : ڈاکٹر محمد امجد غفرلہٗ (0333-4249302)